غلام احمد قادیانی

انّ الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

نمبر ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۱۰ عہ ششماہی للعہ سہ ماہی عا

الفضل قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۱۲ — مورخہ ۹ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء — پنجشنبہ — مطابق ۱۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۳ھ — جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضل خدا اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی صحت کے متعلق ڈاکٹری اطلاع حسب ذیل ہے:۔

یہ آپ کے عوارض میں بفضل خدا تدریجاً کمی ہو رہی ہے۔ سر کے چکر بھی کم ہو رہے ہیں۔ اب کچھ غذا بھی کھا لیتی ہیں۔ اور دن میں تھوڑی تھوڑی دیر کے لئے اٹھ کر بیٹھ بھی جاتی ہیں۔ کل (۵۔ اپریل) سہارا لیکر کمرے سے باہر بھی نکلیں اور آج بھی۔ احباب دعا جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس قیمتی وجود کو جلد صحت عطا فرمائے۔ اور ہمارے سروں پر دیر تک قائم رکھے۔

خاکسار حشمت اللہ۔

۱۵ پنجابی پلٹن چھاؤنی جالندھر کے آفیسر کمانڈنگ جناب میجر م م

محمد جی۔ ای۔ والر صاحب ۵ اپریل کو قادیان تشریف لائے، اور اسی دن واپس چلے گئے۔

اخبار احمدیہ

انجمن اسلامیہ جموں کے جلسہ میں احمدی لیکچرار

انجمن اسلامیہ جموں کے سالانہ جلسہ پر ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء کو جناب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؔ رونق افروز ہوئے۔ سیکرٹری جماعت کے ہمراہ اکثر احباب نے سٹیشن پر استقبال کیا۔ جناب حافظ صاحب موصوف کا لیکچر پروگرام کے مطابق شام کو ہوا۔ لیکچر کا مضمون "حقیقت اسلام" تھا۔ باوجود جلسہ کا پہلا دن ہونے کے آپ کے لیکچر کے وقت حاضرین بڑی تعداد میں جمع تھے۔ آپ نے اپنے مضمون کو نہایت خوش اسلوبی سے بیان فرمایا۔ اور بغیر کسی مذہب پر حملہ کرنے کے اسلام کی حقیقت لوگوں پر ظاہر کی۔ اور اسلامی تعلیم ایک مسلمان کے فرائض اور اخلاق پر ایک مسیر کن بحث کی۔ چونکہ لوگوں کو علم تھا۔ کہ نیرؔ صاحب ممالک غیر میں مبلغ رہ چکے ہیں۔ لہذا ان کے لیکچر کے وقت حاضرین بہت بڑی تعداد میں جمع ہوئے۔ آپ کا لیکچر دوسرے دن "کتاب مبین" پر ہوا۔ حاضرین نے بہت توجہ اور دلچسپی سے سنا

فیض احمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں۔

موضع دلاور چیمہ میں غیر احمدیوں سے مناظرہ

۲۰ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء کی صبح کو ۹ بجے مناظرہ شروع ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمسؔ اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب کولوتارڑوی مناظر تھے۔ مناظرہ کا مضمون صداقت مسیح موعود علیہ السلام تھا۔ جس پر پہلے مولوی جلال الدین صاحب کی تقریر ہوئی۔ آپ نے نہایت جامع اور موثر پیرایہ میں قرآن کریم کے قائم کردہ معیاروں کے رو سے حضرت مسیح موعود کی صداقت ثابت کی۔ آپ کی تقریر کا اثر اتنا تھا کہ ہندو حاضرین بھی تعریف کرتے تھے۔

ان کے بعد مولوی محمد حسین صاحب نے شرائط کے صریح خلاف قرآن کریم کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر کی باتیں ہانکنے اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں خصوصاً عبدالحکیم والی پیشگوئی پر اعتراض کرنے میں اپنا وقت صرف کیا۔ اسکے بعد مناظرہ کا پہلا وقت ختم ہوا اور اڑھائی بجے پھر مناظرہ شروع ہوا۔ چونکہ غیر احمدی مولوی صاحب پہلے وقت میں اپنی شکست کو محسوس کر چکے تھے۔ اس لئے اس دفعہ انہوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ صرف حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر بحث کی جائے۔ جسے ہم نے منظور کر لیا۔ لیکن اس دفعہ غیر احمدیوں نے سوائے شور و غل اور ہنسی و ٹھٹھے کے اور کچھ نہ کیا۔

دوسرے دن بعض غیر احمدیوں نے چند سوالات پیش کئے جن کے نہایت تسلی بخش جواب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی جلال الدین صاحب نے دئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مناظرہ کا بہت اچھا اثر ہوا۔

خاکسار عبدالعزیز سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ گجرات

نادون میں مناظرہ

۱۹ و ۲۰ مارچ کو نادون خاص میں مولوی محمد علی صاحب اشرف احمدی کا بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری سے مباحثہ وفات مسیح پر ہوا۔ مولوی محمد علی صاحب اشرف نے وفات مسیح کو خوب کھولکر بیان کیا۔ جس سے سامعین پر اور خاص کر اہل ہنود پر خوب اثر پڑا۔ لیکن بابو حبیب اللہ صاحب امرتسری مولوی محمد علی صاحب اشرف کے بالمقابل حیات مسیح کو ثابت نہ کر سکے۔ جب ان کے پاس کوئی جواب باقی نہ رہا۔ تو اُلٹی سیدھی تاویلیں اور غیر متعلق باتیں کرنے لگے۔ دوسرے روز مولوی محمد علی صاحب اشرف نے حضرت مسیح موعود کی صداقت پر تقریر کی۔ جس کو سن کر بابو صاحب نے تسلیم کیا کہ بے شک حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی ابتدائی زندگی بہت اچھی اور پاک تھی۔ اور یہ بھی مان لیا کہ حضرت مرزا صاحب ملہم ضرور تھے۔ ان کے یہ کہنے سے سامعین پر اور بھی اچھا اثر ہوا۔ بابو صاحب کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی طرف سے مباحثہ کے لئے بھیجا تھا۔ بابو حبیب اللہ نے مباحثہ کے بعد نادون میں ایک دن بھی رہنا پسند نہ کیا۔

محمد فضل احمدی از نادون

سرحد میں تبلیغ

مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل نوشہرہ (سرحد) سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ایک پٹواری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی غلامی کا شرف بخشا۔ خط بیعت انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجدیا ہے۔

نیز مولوی صاحب یہ بھی اطلاع دیتے ہیں کہ ملحقہ دیہات میں انھوں نے قاضی محمد یوسف صاحب کے ہمراہ تبلیغی دورہ کیا ہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

شہدائے کابل کی یادگار نیروبی میں

یہاں کی جماعت نے شہیدان کابل کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے فوراً چندہ کی تحریک کر کے ایک ہال خرید لیا ہے۔ یہ ہال ہمیشہ شہیدان کابل کو یاد کرائیگا۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں اس سے سبق اور ہمت حاصل کرینگی۔ انشاء اللہ۔ اسکی قیمت ۸۲۵ پونڈ ہے۔ خاکسار ملک احمد حسین۔ سکرٹری جماعت احمدیہ نیروبی

ٹریکٹوں کا تبادلہ

ہم نے ایک اشتہار "دنیا کا نجات دہندہ آ گیا" چھپوایا ہے۔ ہم اس انجمن کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ جو تبادلہ میں ہم کو اپنے ٹریکٹ بھیجے

محمد سعید احمدی اکوٹنٹ سکرٹری تبلیغ سرگودھا

سٹیشن لالہ موسیٰ پر رہائش کا انتظام

سٹیشن لالہ موسیٰ کے شرقی جانب نزد لاہور لائن متصل بنگلہ سٹیشن ماسٹر محلہ حاجی پورہ میں مسجد احمدیہ ہے (جو ایک مکان کی صورت میں ہے) جو صاحب رات کو ٹھہرنا چاہیں۔ وہاں آیا کریں۔

خاکسار حکیم محمد قاسم سکرٹری انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ

درخواست دعا

خاکسار نے یہاں سے ایک سہ ماہی انگریزی اخبار بنام "احمدیہ ہیرلڈ" توکلاً علی اللہ شروع کرنے کا عزم کیا ہے۔ عید اضحیٰ کے دن نکلیگا۔ اُمید ہے۔ کہ آپ سب اس کی کامیابی کے لئے دعا کرینگے۔ والسلام

خاکسار۔ سید عبدالکریم ختی۔ معرفت پوسٹ بکس ۲۴۳ رنگون

(۲) عرصہ دراز سے یہ عاجز بعارضہ ضعف دماغ و قلب و نیز کمزوری اعصاب میں مبتلا ہے۔ بہت کچھ علاج کیا۔ مگر کوئی نمایاں فائدہ نہیں ہوتا۔ میری درخواست ہے۔ کہ احمدی برادران میرے حق میں دعا فرماویں تاکہ جلد خدا کا فضل ہو۔ خاکسار شیخ طاہر الدین احمدی کٹک

(۳) عاجز کا نام انڈین میڈیکل سروس میں فوجی کمیشن کے لئے پیش ہوا ہے۔ سب احباب سے استدعا ہے کہ کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ والسلام

خاکسار محمد شاہ نواز خان اسسٹنٹ سرجن۔ چکوال ضلع جہلم

(۴) خاکسار عرصہ ایک سال سے سل کی بیماری میں مبتلا ہے۔ تمام احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر عاجز کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ خاکسار سراج الدین حافظ لنگے ضلع گجرات

(۵) خاکسار چند ایک مقدمات میں مبتلا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ عاجز کی بریت کے لئے دعا فرماویں۔ شیخ مشتاق احمد جالندھری۔

(۶) خاکسار آجکل چند ایک مشکلات میں ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی تکلیف کو اپنے فضل و کرم سے رفع فرمائے۔

خاکسار غلام احمد اختر احمدی ریلوے سٹیشن کوہاٹ

(۷) سید ارتضیٰ علی صاحب احمدی لکھنؤ ایک ماہ سے بیمار بعارضہ بخار طبل ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں

ریویو

تفسیر سورہ جمعہ

میاں محمد یامین صاحب، تاجر کتب قادیان سورہ جمعہ کی تفسیر فرمودہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ دوسری بار چھاپ کر شائع کی ہے۔ نفس کتاب کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ قرآن کریم کے حقائق اور پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے سے عاشق قرآن کے مُنہ سے نکلے ہوئے کون احمدی ہو گا۔ جو سننے کا مشتاق نہ ہو گا۔ پس احباب منگا کر فائدہ اُٹھائیں۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳ ہے۔ جو واجبی ہے۔

زندہ نبی اور زندہ مذہب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تقریر دلپذیر جو آپ نے ۱۹۰۱ء کے سالانہ جلسہ پر فرمائی منشی فخر الدین صاحب تاجر کتب قادیان نے شائع کی ہے۔ جس میں اسلام کے زندہ مذہب اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زندہ نبی ہونے کا ثبوت دیا گیا ہے۔ کتاب عمدگی سے شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۵ ہے۔ جو زیادہ نہیں۔ یہ دونوں کتابیں شائع کرنیوالے اصحاب سے مل سکتی ہیں ۔

الفضل نمبر ۱۱۱ ۱۱ اپریل بعض احباب کو دیر سے پہنچیگا

ہم نے الفضل نمبر ۱۱۱ اُن احباب کے نام وی پی بھیجا ہے۔ جنکی قیمت ۵ ارچ سے ۱۵۔ اپریل تک ختم ہوتی ہے۔ چونکہ باوجود بہت پہلے اطلاع دینے اور بار بار یاد دہانی کے بھی ڈاک خانہ نے وی پی جرنل مہیا نہیں کئے۔ اسلئے یہ وی پی ایک ایک کر کے رجسٹری ہونگے اور اس طرح پر ایک دو روز لگ جائینگے۔ اور اخبار بعض دوستوں کو (جن کے نام وی پی ہے) اگلے اخبار کے ساتھ بلکہ ممکن ہے اسکے بعد ملے۔ یہ ہمارا قصور نہیں بلکہ ڈاکخانہ کی کوتاہی ہے اور اس قسم کی مشکلات عموماً ہمیں درپیش رہتی ہیں۔ مینیجر الفضل قادیان

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

الفضل

قادیان دارالامان - یوم پنجشنبہ - ۹ راپریل ۱۹۲۵ء

مولوی ظفر علیخان صاحب اور قتل مرتد

دیگر مذاہب میں قتل مرتد کی سزا کا اثر مسلمانوں پر

اخبار "زمیندار" میں جناب مولوی ظفر علی خان صاحب نے احمدیوں کو مرتد سمجھکر ان کے قتل کے جواز میں ایک طول طویل سلسلہ مضامین شائع کیا ہے۔ جس کا جواب انشاء اللہ علیحدہ عنقریب دیا جائے گا۔ اس وقت ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ جناب مولوی صاحب نے اپنے اس سلسلہ مضمون میں غیر مسلموں کے قتل مرتد کے متعلق اعتراضات کا جو جواب دیا ہے۔ وہ کہاں تک اپنے اندر معقولیت رکھتا اور اس کا مسلمانوں پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ جناب مولوی صاحب نے اس پہلو میں جس طرح اسلام کی حمایت کی ہے۔ اسے دیکھکر کہنا پڑتا ہے کہ اگر اس قسم کے اسلام کے حامی کچھ اور بھی کھڑے ہو گئے۔ تو پھر اسلام کی خیر نہیں۔ بلکہ مسلمانوں میں اسلام کا جنازہ اٹھانے والا بھی کوئی نہیں رہے گا۔ مگر اسلام چونکہ خدا تعالے کی حفاظت میں ہے۔ اس لئے وہ اس قسم کے نادان دوستوں یا دوست نما دشمنوں کے ہاتھوں ایسا روز بد نہیں دیکھیگا۔ اور ایسے لوگوں کو ہمیشہ ناکام و نامراد رہنا پڑیگا۔ زمیندار نے اپنے ۱۸ مارچ کے پرچے میں یہ دکھانے کے لئے کہ دیگر مذاہب میں بھی مرتد کی سزا قتل ہے۔ ان مذاہب کی کتب کے کچھ حوالجات پیش کئے ہیں۔ مگر جناب ظفر علی خان صاحب نے یہ طریق اختیار کرتے ہوئے اتنا نہ سوچا کہ کیا کوئی اندھا دوسرے کو اندھا ثابت کرکے خود بینا کہلا سکتا ہے۔ اس کا تو صاف مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو بینا ثابت کرنے کی بجائے دوسروں کو بھی اندھا قرار دیتا ہے۔ تو وہ اپنے اندھے پن کا خود اقرار کرتا ہے۔

پس اگر تبدیلی مذہب کی وجہ سے قتل کرنا قابل نفرت اور خلاف انسانیت فعل ہے۔ اور مذہب تبدیل کرنیوالے کے لئے قتل کی سزا تجویز کرنا صریح ظلم ہے۔ تو دوسرے مذاہب کی کتب میں بھی اس نقص کے پائے جانے سے اسلام کا دامن اس داغ سے پاک نہیں ٹھہر سکتا۔ اور زیادہ سے زیادہ جو کچھ کہا جا سکتا ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ جس طرح دیگر مذاہب میں یہ ظالمانہ فعل پایا جاتا ہے۔ اسی طرح اسلام میں بھی موجود ہے۔ ہاں اگر تبدیلی مذہب کی سزا قتل کرنا نہایت ضروری اور اہم بات ہے۔ اور اس پر عمل کرنا مسلمانوں کا نہایت ضروری فرض ہے۔ تو جناب مولوی ظفر علی خان صاحب کو دیگر مذاہب میں بھی اس کا جواز ثابت کرنے سے قبل یہ خیال کر لینا چاہیئے تھا۔ کہ کیا دوسرے مذاہب کی کتب مقدسہ سے قتل مرتد کے حوالے نکال نکالکر وہ اپنے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل کا فیصلہ تو مرتب نہیں کر رہے۔ لیکن ہماری حیرت اور استعجاب کی حد نہیں رہتی۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ جناب مولوی صاحب نے نہ صرف دیگر مذاہب کی کتب سے قتل مرتد کے جواز میں بعض الفاظ نقل کئے ہیں۔ بلکہ اپنے وطنی نہیں بلکہ جدی (کیونکہ مولوی صاحب راجپوت کہلاتے ہیں) بھائیوں یعنی ہندوؤں کو اپنے خاص انداز میں اس بات پر اشتعال دلایا ہے۔ کہ وہ کیوں ان احکام پر عمل نہیں کرتے چنانچہ آپ ہندو صاحبان کو مخاطب کرکے تحریر فرماتے ہیں:-

"اگر وہ اپنے دہرم کی کتابوں کا بامعان نظر مطالعہ کریں۔ ان کے احکام کو پس پشت نہ ڈالیں۔ ان کا حلقہ اپنی گردنوں سے نہ اتار پھینکیں۔ تو انہیں وہاں بھی مرتد کے قتل ہی کی سزا ملیگی"

(زمیندار ۱۸ مارچ ۲۵ء)

ان الفاظ کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ جناب ظفر علی خان صاحب اہل ہنود کو نہ صرف ان لوگوں کے قتل کرنے کی تحریک کر رہے ہیں۔ جو ہندو مذہب کو چھوڑ کر مسلمان ہو گئے ہیں۔ بلکہ انہیں مطعون بھی کر رہے ہیں کہ اب تک انہوں نے کیوں ایسا نہیں کیا۔ اور کیوں اپنے دہرم کی کتابوں کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ کیا اس سے بڑھکر بھی نادان دوست یا دوست نما دشمن کی مثال کہیں مل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ مسلمان غور کریں کہ جناب مولوی ظفر علی خان صاحب نے اسلام کی حمایت کے نام سے ہندوؤں کو یہ اشتعال دلا کر اس کی بیخ کنی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کیا ہے۔ اسلام میں قتل مرتد کی اجازت کا اس قدر بلند آہنگی سے اعلان کرنے کے باوجود تو انہیں آخر کار یہ لکھنا پڑا۔ کہ :-

"یہ قانون اسی مقام پر نافذ ہوگا۔ جہاں حکومت اسلامی ہوگی۔ ہندوستان میں نافذ نہیں ہو سکتا" (زمیندار ۲ اپریل)

لیکن ہندوؤں کی کتب سے جو حوالے انھوں نے پیش کئے ہیں۔ ان میں قید یہ شرط نہیں ہے۔ کہ "یہ حکم ہندوستان میں نافذ نہیں ہو سکتا" اور یہ شرط ہو بھی کس طرح سکتی ہے۔ جبکہ ہندو صاحبان ہندوستان کو ہی اپنا ملجا و ماوی سمجھتے اور اپنے مذہب کا مولد یقین کرتے ہوئے دلی خواہش رکھتے ہیں کہ ہندوستان میں سب ہندو ہی ہندو رہیں۔ اور کوئی نہ رہے۔ پس اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ مولوی ظفر علی خان صاحب نے اسلام ترک کرکے کسی اور مذہب میں جانیوالے کی سزا قتل ثابت کر دی ہے۔ تو نتیجہ کیا نکلا۔ صرف یہ کہ سوائے کابل کی سی وحشی اور درندہ صفت سلطنت کے اور کسی جگہ اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ اور کابل میں بھی صرف احمدی ہی اس ظلم کا ہدف بنائے جا سکتے ہیں۔ باقی تمام دنیا میں اسلام ترک کرنے والوں کو کوئی نہیں پوچھ سکتا۔ مگر اس کے مقابلہ میں جناب ظفر علی خان صاحب نے عیسائیوں اور ہندوؤں کا بھی یہ مذہبی فرض قرار دیا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی اپنا مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو جائے۔ تو اسے قتل کر دیں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو اپنے مذہبی احکام کو پس پشت ڈالنے والے ہونگے گویا جناب مولوی صاحب کے نزدیک ہندوؤں اور عیسائیوں کو یہ پورا پورا حق حاصل ہے کہ سوائے کابل کی حدود کے جہاں بھی چاہیں۔ مسلمانوں کو عیسائی اور ہندو بنا لیں۔ اور کابل کے لوگ بھی اگر اپنے ملک سے نکل آئیں۔ تو انہیں بھی با آسانی مرتد کر لیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مسلمان کسی ملک اور کسی جگہ بھی دیگر مذاہب کے لوگوں کو مسلمان نہیں بنا سکینگے۔ کیونکہ جو بھی مسلمان ہو گا۔ اسے قتل کرنے کا اس کے ہم مذہبوں کو حق ہو گا۔ اور ایسا حق ہو گا۔ جو مولوی ظفر علی خان صاحب نے اپنے ہاتھ سے انہیں عطا کیا ہو گا۔ پھر ان کے لئے یہ بھی شرط نہیں۔ کہ ان کی اپنی حکومت میں کوئی مذہب تبدیل کرے تب قتل کریں۔ ورنہ نہیں۔ بلکہ وہ ہر جگہ ایسا کر سکیں گے۔

اب یا تو کابل کی چار دیواری میں تمام دنیا کے مسلمانوں کو جمع کرکے بند کر دینا چاہیئے۔ تاکہ دوسرے ممالک میں انہیں کوئی مرتد نہ بنا سکے۔ اور کابل کے ارد گرد بھی آہنی دیوار کھڑی کر دینی چاہیئے۔ تا وہاں سے کوئی شخص باہر نکلکر مرتد نہ ہو جاوے۔ یا پھر سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کی خیر

نہیں ہے۔ کیونکہ جناب مولوی ظفر علی خان صاحب کے ارشاد کے ماتحت عیسائی اور ہندو صاحبان جہاں اپنے میں سے کسی مسلمان ہونے والے کو قتل کر دینگے۔ وہاں وہ مسلمانوں کو بھی عیسائی اور ہندو بناتے رہینگے۔ اور یہ صاف بات ہے کہ جب پرانے مسلمانوں سے دن بدن لوگ نکلتے رہینگے۔ اور نئے داخل نہ ہو سکیں گے۔ تو یقیناً ایک وقت آئیگا۔ جب مسلمانوں کا صفایا ہو جائے گا۔ امید ہے۔ مسلمانوں کا یہ انجام ذہن میں رکھ کر جناب مولوی ظفر علی خان صاحب کی خدمات ملی و دینی کا اعتراف کرنے میں دریغ نہ ہو گا۔

یہ ہے جناب مولوی ظفر علی خان صاحب کے مضمون کے اس حصہ کا مفہوم جو انہوں نے دیگر مذاہب والوں کو اپنا مذہب ترک کرنیوالے لوگوں کو قتل کی سزا دینے کے متعلق لکھا ہے۔ اور جس میں وید مقدس۔ منوسمرتی اور بائبل کے حوالے پیش کر کے غیر مسلموں کو شرم دلائی ہے۔ کہ وہ کیوں ان احکام پر عمل نہیں کرتے۔

عیسائی صاحبان نے ابھی تک جناب مولوی صاحب موصوف کے ارشاد کی تعمیل میں کچھ سوچا ہے یا نہیں۔ اس سے ہمیں اطلاع نہیں۔ لیکن ہندوؤں اور خاصکر آریوں کی سی ہوشیار اور موقع شناس قوم نے جو کچھ سمجھا ہے۔ اس کا اظہار اس نے فوراً کر دیا ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار پرکاش (۲۹ مارچ ۱۹۲۵ء) میں ایک بہت بڑے آریہ لیڈر "شری پت چوبنچی ایم لے" کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں:۔

"مولانا (ظفر علیخان صاحب) لکھتے ہیں:۔ "ہندوؤں کو وید کا حکم ہے۔ کہ جو ان کے مذہب سے مرتد ہو جاتا ہے اسے قتل کریں ہندوستان کی مسلمان آبادی کا اکثر حصہ مرتد ہندوؤں کے سوا اور کیا ہے؟" اب اگر ہندو مولانا صاحب کی تعبیر کے مطابق وید کے احکام کے پابند ہوں۔ تو انہیں وہ تمام مسلمان قتل کر دینے چاہئیں۔ جو اسلامی ممالک سے نہیں۔ بلکہ اسی سر زمین کے باشندے تھے۔ اور جبر یا غرض یا تبدیلی اعتقاد کی وجہ سے مسلمان ہوئے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو حضرت مولانا کی نظر میں جیسا کہ انہوں نے سوامی شردھانند جی کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ وید کی حکومت قلوب سے اٹھ چکی کیا یہ دوسرے لفظوں میں ہندوؤں کو تحریص نہیں کہ وہ ہندوستانی مسلمانوں سے انتہائی درجے کے تشدد کا برتاؤ کریں۔"

چونکہ اس بات کا فیصلہ جناب مولوی ظفر علی خان صاحب نے نہایت صفائی کے ساتھ کر دیا ہے۔ کہ اگر کوئی ہندو مسلمان ہو۔ تو اسے قتل کر دینے کا ہندوؤں کو پورا پورا حق ہے۔ اس لئے اس بارے میں آریہ لیڈر نے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ البتہ یہ بات دریافت طلب تھی کہ آج تک جو لوگ ہندوؤں سے مسلمان بن چکے ہیں۔ انہیں بھی کیوں نہ قتل کیا جائے۔ کیونکہ ہندوؤں کے نزدیک وہ بھی مرتد ہیں۔ مگر امید نہیں کہ جناب مولوی صاحب اس بارے میں بھی اسی آزادی سے فتویٰ صادر کریں۔ جس آزادی سے انہوں نے آئندہ مسلمان ہونیوالوں کو قتل کر دینے کا حق ہندو صاحبان کو دیدیا ہے۔ کیونکہ بقول ان کے وہ خود بھی انہی لوگوں کی اولاد ہیں۔ جو پہلے ہندو تھے۔ اور جنھوں نے ہندو مذہب سے ارتداد اختیار کر کے اسلام قبول کیا۔

اب اس امر کو مد نظر رکھ کر دیکھ لیا جائے کہ جناب مولوی صاحب موصوف نے اسلام میں مرتد کو قتل کرنے کی اجازت ثابت کرنے کے لئے جو مضامین لکھے۔ ان کے ذریعہ اسلام کی کوئی خدمت کی ہے یا اسے سخت خطرناک اور ایسا خطرناک نقصان پہنچایا ہے۔ جو اسلام کا کوئی بدترین دشمن بھی نہیں پہنچا سکتا۔ ان کے فتوے کے مطابق غیر مذاہب کے لوگوں کا فرض ہے۔ کہ اگر کوئی ان میں سے مسلمان ہو۔ تو اسے قتل کر دیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو اپنے مذہب کو پس پشت ڈالنے والے ہونگے۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اشاعت اسلام کا دروازہ قطعاً بند کر دیا جائے۔ اور خدا تعالیٰ نے ہر ایک مسلمان کے لئے جو یہ ضروری قرار دیا ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت کرے۔ یہ (نعوذ باللہ) بالکل فضول حکم ہے اس کی قطعاً پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کسی مذہب کا کوئی انسان مسلمان ہو کر زندہ نہیں رہ سکتا۔

اس موقعہ پر ایک اور بھی سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جیسا کہ جناب مولوی ظفر علی صاحب نے لکھا ہے اگر تمام مذاہب میں ان کی مقدس کتب مرتد کے لئے قتل کی سزا تجویز کرتی ہیں۔ اور یہ حکم خدا کی طرف سے ہے۔ تو پھر قرآن کریم میں انبیاء کے مخالفین کے ان مظالم پر کیوں ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو انبیاء کے ماننے والوں پر کرتے رہے۔ بلاشبہ ایک نبی کے ماننے والے نہ ماننے والوں کے نزدیک مرتد تھے۔ اور ہر مذہب میں جب مرتد کی سزا خدا تعالیٰ نے خود قتل رکھی ہے۔ تو ہر زمانہ میں ہر نبی کے ماننے والوں کا قتل جائز ہوا۔ پھر اس وجہ سے انبیاء کے منکرین قابل سزا کیوں قرار دئے گئے۔ اور کیوں برباد و تباہ کئے گئے۔ اسی قسم کے اور بہت سے سوالات کئے جا سکتے ہیں۔ مگر انہیں ہم دوسرے مضمون کے لئے اٹھا رکھتے ہیں

جناب مولوی ظفر علی خان صاحب نے یہ اصل تجویز کر کے کہ ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو یہ حق ہے کہ ان میں سے جو شخص کسی دوسرے مذہب میں جائے۔ اسے قتل کر دیں دنیا کے امن و امان کو برباد کرنے کے لئے بھی کافی سامان بہم پہنچا دیا ہے۔ کیا کوئی عقلمند انسان یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ ایک مسلمان جب آریہ یا عیسائی مذہب اختیار کر لینے کی وجہ سے مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کیا جائیگا۔ تو ہندوؤں اور عیسائیوں میں جوش نہ پیدا ہو گا۔ اسی طرح ایک ہندو یا عیسائی اسلام قبول کرنے کی وجہ سے جب ہندوؤں اور عیسائیوں کے ہاتھوں قتل کیا جائیگا۔ تو مسلمان اطمینان سے اس نظارہ کو دیکھتے رہینگے۔ سنجیدگی کے ساتھ اور تحقیقات کے بعد مذہب تبدیل کرنیوالوں کے متعلق تو الگ رہا۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ بعض آوارہ عورتوں کے اکالی بننے پر امرتسر میں جو کچھ ہوتا رہا ہے۔ وہی اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ تبدیلی مذہب پر جب پہلے ہی فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ تو کسی قسم کی سزا کا ہونا تو نہایت ہی خطرناک اور قوموں کی تباہی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اور اسے اگر وسیع نظر سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ تمام اقوام عالم کا امن و امان بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ بھی مسلمانوں ہی کی تباہی ہو سکتا ہے کیونکہ موجودہ زمانہ میں غیر اقوام کی برسر اقتدار حکومتوں کے مقابلہ میں اسلامی حکومتیں آٹے میں نمک کا حکم بھی نہیں رکھتیں۔ اب اگر مولوی ظفر علی خان کے ارشاد کی تعمیل میں غیر اقوام کے مذہبی جذبات جوش میں آجائیں۔ تو اہل اسلام کی ترقی تو درکنار ان کی موجودہ قوت بھی کوئی لمبا عرصہ قائم نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ جو شخص اسلام سے خارج ہو اس کو مسلمان قتل کر ڈالیں۔ اور اگر کوئی اسلام میں داخل ہو۔ تو اسے اس کے سابقہ مذہب کے لوگ قتل کر ڈالیں اس کا جو نتیجہ نکل سکتا ہے۔ وہ کسی دانشمند سے مخفی نہیں۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ مسلمانوں کو وہ طاقت اور اقتدار بھی حاصل نہیں۔ جو ان کے بالمقابل غیر مذاہب کو حاصل ہے۔

افسوس! کہ مولوی ظفر علی خان صاحب نے قتل مرتد کے مسئلہ کو اسلام کی طرف منسوب کر کے نہ صرف یہ کہ اسلام جیسے پاک مذہب کو اس غلط الزام سے متہم کیا ہے۔ بلکہ غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی مذہبی آزادی کی بے نظیر خوبی پر بھی پردہ ڈالنا چاہا ہے اور اس کی مسلمہ قوت قدسی پر بدنما دھبہ لگا کر اسکو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر یہ کہ اپنی طرف سے اسلام کا نام و نشان مٹا دینے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ اسلام کو ایسے دوستوں کی دوستی اور ایسے ہمدردوں کی ہمدردی سے بچائے۔ اور ایسے لوگوں کو نور ایمان بخشے۔ تا اسلام کو اسکی اصلی شکل و صورت میں دیکھ سکیں ؛

کابل میں احمدیوں کے سنگسار کئے جانے پر معزز معاصرین کی آراء

(۱)

کابل میں احمدیوں کی لاشیں

معزز روزانہ اخبار کاکی (۸ مارچ) لکھتا ہے:-

"ہمیں یہ دیکھکر افسوس آتا ہے۔ کہ افغانستان میں چند احمدیوں کے سنگسار کئے جانے پر مسلمان اخبارات نے عموماً اس فعل کو جائز قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ یہاں تک کہ مولانا محمد علی صاحب نے اپنے اخبار کامریڈ میں اس معاملہ پر صدائے احتجاج بلند کی۔ تو ان پر کثر مسلمان اخبارات یہ مخول اڑا رہے ہیں۔ کہ چونکہ مولانا صاحب کے برادر حقیقی قادیانی فرقہ میں سے ہیں۔ اس لئے انہیں خدشہ ہے کہ اگر کہیں ان کے بھائی صاحب غلطی سے افغانستان میں چلے جائیں۔ تو ان کو بھی سنگسار نہ کیا جائے۔ ہم مسلمان لیڈروں اور مسلم اخبارات کے اس رویہ پر افسوس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ شریعت کے لحاظ سے احمدی خواہ مسلمان ہوں یا غیر مسلمان کوئی بھی شائستہ ملک سنگساری کی سزا کو جائز قرار دے کر تہذیب کا دعویدار نہیں ہو سکتا۔ مہاتما جی نے اس معاملہ پر اپنے اخبار میں جو نوٹ لکھا ہے۔ اس میں یہ درج ہے۔ کہ ان کو یہ کہا گیا ہے کہ قرآن شریف میں سنگساری کی سزا جن حالات میں جائز ہے وہ معاملہ زیر بحث میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ لیکن ٹریبیون میں لاہور کے میاں زیرک شاہ نے ایک چٹھی چھپوائی ہے۔ جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بہ حیثیت مسلمان ہونے کے قرآن شریف کا کئی دفعہ مطالعہ کیا ہے۔ لیکن اس میں یہ نہیں پڑھا۔ کہ کسی بھی حالت میں سنگساری کی سزا جائز قرار دی گئی ہو۔ قرآن شریف میں کسی بھی قصور کے لئے سنگساری کی سزا نہیں۔

ہندو اخبارات میں کچھ ہندو صاحبان کی طرف سے چٹھیاں شائع ہو رہی ہیں۔ کہ سنگساری کو قرآن شریف میں کہیں جائز قرار نہیں دیا گیا۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ ہندوؤں کو اس معاملہ میں مسلمانوں سے بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس معاملہ کو علمائے دین ہی نپٹ سکتے ہیں۔ لیکن بطور انسان کے جہاں ہم سنگساری کو مکروہ فعل سمجھتے ہیں۔ وہاں کسی حکومت کی طرف سے ایسے فعل کو ہوتے دیکھکر ہمارے جذبات اور بھی بھڑک اٹھتے ہیں۔

احمدیہ فرقہ کی طرف سے حال میں ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جب احمدیوں کو سنگسار کیا گیا تھا۔ تو ان کی لاشیں اٹھانے کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔ اور یہ لاشیں وہیں پتھروں کے ڈھیر میں پڑی سڑ رہی ہیں۔ افغان حکومت کا ان لاشوں کے دفن کرنے کی اجازت نہ دینا نہایت ہی معیوب اور اخلاق سے گرا ہوا فعل ہے۔ مردوں کی توہین کرنا پرلے درجہ کی کمینگی ہے ہمیں امید ہے۔ کہ مسلمانان ہند اس موقعہ پر اپنے انسانی فرض کو پہچانتے ہوئے لاشوں کی بے حرمتی کی طرف امیر افغانستان کی توجہ مبذول کرائیں گے"

(۲)

کابل میں سنگساری

معاصر آزاد کانپور (۵ مارچ) بعنوان بالا سے رقمطراز ہے:-

"حال میں کابل میں دو احمدیوں کی اور سنگساری ہوئی ہے ہم اس وحشیانہ تعصب پر اظہار نفرت کرتے ہیں۔ افغانستان لیگ آف نیشن کی ممبری کا خواستگار ہے۔ وہ دنیا کی مہذب سلطنتوں کی برابری کا دعویدار ہے۔ مگر جب تک ایسی سنگین بے رحمیاں ہوتی رہیں گی۔ اس وقت تک مہذب ملکوں میں اس کا شمار نہیں ہو سکتا یہ حقیقت اسے جس قدر جلد معلوم و محسوس ہو جائے بہتر ہے"

(۳)

حکومت افغانستان کے خلاف پروٹسٹ کرنا چاہیئے

اس عنوان سے معاصر شیر پنجاب (۵ مارچ) لکھتا ہے:-

"کابل میں تین اشخاص کی سنگساری کا حال ہمارے ناظرین پر واضح ہو چکا ہے۔ احمدی اخبارات راوی ہیں۔ کہ ابھی ۳۰ اور احمدی جیل میں ہیں۔ اور اندیشہ ہے۔ کہ وہ بھی سنگسار کئے جائیں گے۔ مگر احمدیوں پر یہ ظلم کیوں؟ اگر معتقدات میں اختلاف ہے۔ تو اس سے یہ ہرگز لازم نہیں ٹھہرتا۔ کہ ان غریبوں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر حکومت افغانستان کو منظور نہیں ہے۔ کہ اس کی حدود سلطنت میں کوئی احمدی سکونت اختیار کرے۔ تو اپنے قانون میں اس کی گنجائش رکھی ہوتی۔ اگرچہ اس قسم کا قانون بھی اتنا ہی قابل نفرت ہوتا۔ جتنا حکومت افغانستان کا یہ ظالمانہ فعل قابل نفرت ہے۔

اخبارات سے معلوم کرکے اطمینان ہوتا ہے۔ کہ سردار فرقہ احمدیہ نے حکومت افغانستان کے اس ظلم پر مجلس اقوام کو توجہ دلائی ہے۔ احمدی فرقہ کا تعلق حکومت ہند سے ہے۔ ہماری رائے میں حکومت ہند کو مناسب ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اور مجلس اقوام کو مجبور کرے۔ کہ حکومت افغانستان کے اس ظالمانہ رویہ پر مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے۔ ضرورت ہے۔ کہ تمام ملک متفقہ آواز سے افغانستان کے اس ظالمانہ فعل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے"

(۴)

کابل میں احمدیوں کی سنگساری کے بھیانک مظالم

شیعہ معاصر ذوالفقار (۸ مارچ) لکھتا ہے:-

"کابل میں دو احمدیوں کی سنگساری کے متعلق مزید اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ یہ دو احمدی جن کو ہلاک کیا گیا۔ عبد الحلیم اور نور علی ہیں۔ جو صوبہ کابل کے باشندے ہیں۔ مولوی عبد الحلیم سال خوردہ اور نیک خیالات و طبیعت کے انسان تھے۔ اور مولوی نور علی ایک نوجوان تھے۔ جن کو قرآن شریف حفظ تھا۔ دونوں شہر کابل میں دوکان کرتے تھے۔ دونوں کے بچے اور بیویاں موجود ہیں۔ مزید اطلاع مظہر ہے۔ کہ مزید ۳ احمدی کابل کے جیلخانہ میں بند ہیں۔ جن کو اس قسم کی سزا کا حکم صادر ہو چکا ہے۔ حالات کا تقاضا یہ ہے۔ کہ تمام مہذب دنیا افغان گورنمنٹ کی وحشیانہ سرگرمیوں کے برخلاف آواز بلند کرے۔ یہ مہذب دنیا کا فرض ہے۔ کہ حکومت افغانستان کی طرف سے بے گناہ انسانوں کا یہ حشر نہ ہونے دے۔ اور انہیں اس دردناک انجام سے بچا دے۔ ہم تمام محبان امن و انصاف سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ افغان عدالت کے جور و ستم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ اگر افغان گورنمنٹ احمدیوں کا افغانستان میں رہنا پسند نہیں کرتی۔ تو کیوں نہیں انہیں اجازت دیتی۔ کہ وہ پر امن طریقے سے اس ملک سے نکل آئیں۔ بجائے اس کے کہ انہیں اس بیدردی سے قتل کیا جائے"

(۵)

آخر کس کی باہیں

بعنوان بالا اخبار وارث (۲۴ مارچ) گوجرانوالہ لکھتا ہے:-

"حکومت افغانستان نے احمدیوں کو سنگسار کرنا شروع کر دیا۔ ہندوستان میں جب اسلامی شریعت کی حکومت تھی۔ اس وقت شاید ایسی حرکت کو برداشت کیا جا سکتا۔ مگر اب اس روشنی کے زمانہ میں ایسی سزا کا دلوں پر جو اثر ہوتا ہے۔ اس سے اثر پذیر ہو کر مہاتما گاندھی نے اس کے برخلاف آواز نکالی۔ مولانا ظفر علی صاحب بھلا اس موقعہ پر کب چوکنے والے تھے۔ آپ نے اس آواز کو شریعت کے مذہبی احکام میں مداخلت بتایا۔ اور مہاتما گاندھی کو ناقابلیت کا سرٹیفکیٹ دیتے ہوئے اس امید پر کہ ایک اسلامی حکومت کی ایسی حرکت کے برخلاف کوئی مسلمان تو چوں تک نہیں کرے گا۔ اس سزا کو شرعاً جائز قرار دیتے ہوئے اس کی حمایت بھی کر دی مگر اب دنیا میں آزاد خیال مسلمانوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ مولانا محمد علی نے لکھا۔ کہ قرآن میں اس قسم کی کوئی آیت نہیں ہے۔ مولانا ظفر بھی اس کو تو تسلیم کر گئے۔ مگر پھر بھی اس اصرار پر ڈٹے رہے کہ یہ سزا شرعاً جائز ہے۔ اب ایک اور غضب ہو گیا۔ کہ مولانا ظفر علی خاں

کے آج کل کے دلی دوست اور ہمراہی ڈاکٹر کچلو صاحب کا اخبار تنظیم حیران ہو کر کہتا ہے۔ کہ جو لوگ محض ارتداد مذہبی کی بنا پر سنگساری کا جواز احادیث سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس حقیقت کی موجودگی میں اپنے دعوے کی تشریح کیونکر کرینگے۔ کہ پیغمبر اسلام کی زندگی آیات کی بہترین تفسیر ہے۔ اور قرآن میں کہیں سنگساری کا حکم موجود نہیں۔ اب تو شاید مولانا ظفر بھی اس مسئلہ پر خاموشی اختیار کرینگے۔ اور ڈاکٹر کچلو کو دل ہی دل میں کوستے ہوئے شاعر کے اس شعر کا ورد کریں گے۔ کہ ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(۶)

سنی کانفرنس مراد آباد کا ریزولیوشن

بمبئی کا مشہور اخبار انڈین ڈیلی میل اپنی اشاعت مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۲۵ء میں لکھتا ہے :-

"پریس کی ایک خبر مظہر ہے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس نے اعلان کیا ہے۔ کہ چند احمدیوں کا افغان گورنمنٹ کے حکم سے سنگسار کیا جانا ایک خالص مذہبی معاملہ ہے۔ اور یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ سنگساری کے معاملہ میں کسی قسم کی رکاوٹ ڈالنا مسلمانوں کے مذہب میں براہ راست دخل اندازی ہوگی۔ اس واسطے گورنمنٹ آف انڈیا اور مجلس الاقوام سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کے متعلق کسی قسم کی کارروائی نہ کریں۔ مگر یہ کہنا نہایت اشتعال انگیز ہے۔ کہ ایسے ظالمانہ افعال کے سرزد ہونے کو بغیر روک کے چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ مذہب کی آڑ میں تعصب اور جہالت کو آزاد چھوڑ دیا جائے۔ سیاسی وجوہات کی بناء پر گورنمنٹ آف انڈیا کو اس معاملہ میں دخل دینا شاید ناممکن ہو۔ لیکن ذمہ وار جماعتوں کی طرف سے جیسا کہ مجلس الاقوام ہے ایک مؤثر پروٹسٹ ضرور ہونا چاہیئے"

(۷)

مرتد کی سنگساری اور سنی

اخبار آریہ ویر (یکم اپریل) لکھتا ہے :-

"آل انڈیا سنی کانفرنس نے اپنے سالانہ اجلاس منعقدہ مراد آباد میں ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس کی رو سے افغانستان میں چند احمدیوں کی سنگساری کی کارروائی کو خالص مذہبی کارروائی بیان کرتے ہوئے افغانستان کی مخالفت کرنا اسلام کے ساتھ ناجائز مداخلت بیان کی ہے۔ جسے برداشت کرنا سنیوں کیلئے ناممکن ہے۔ آخر میں حکومت ہند اور لیگ اقوام سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ اس کے متعلق کوئی سوال نہ اٹھائیں۔ سنیوں کی کانفرنس سے اس قسم کے

ایک لاکھ چندہ کی تحریک کا نظارہ خواب میں

میں کوئی شاعر نہیں ہوں۔ مگر ایک خواب سے طبیعت میں رقت پیدا ہوئی۔ جس سے یہ چند ٹوٹے پھوٹے شعر بن گئے۔ چونکہ ان میں میری کمزوری کا اظہار ہے۔ اس لئے ہیں بدیں امید پیش خدمت کرتا ہوں کہ میرے لئے محرک دعا ہونگے ؎

دیکھتا ہوں اک بڑے میدان میں
ہاتھ میں ہر شخص کے ہے اک چھری
گردنیں مرغوں کی اپنے کھینچ کر
کان میں جس وقت آ جائے صدا
دور تک گو کام کرتی تھی نگاہ
میں بھی تھا ان میں چھری لے کر کھڑا
ناگہاں اک غیب سے آئی صدا
تھا عجب آواز نے باندھا سماں
اور ہر اک ہاتھ فوراً چل پڑا
میں نے بھی جلدی سے پھر تکبیر کی
پر تعجب تھا مجھے اس بات پر
ہو چکا تھا پہلے ہی وہ نیم جاں
دیکھ کر یہ منظرِ بیم و رجاء
اور اپنے دل میں یہ کہنے لگا
دل میں یہ آیا کہ سیدھی بات ہے
یہ جماعت احمدی میدان میں
بہر قربانی ہر اک تھا بے قرار
جب کیا حضرت نے چندے کا اپیل
چھوٹی سی قربانی تھی یہ مرغ کی
گو نہیں ہے مخلصوں کا کچھ شمار
جس کی قربانی میں کچھ نقصان ہے
کرتا ہوں میں عرض حضرت کے حضور
سب کریں میرے لئے للّٰہ دعا
اور قربانی کرے میری قبول
اور ہے اک عاجزانہ التجاء
قادیان سے جا پڑا میں دور ہوں
جن دنوں گورداسپور ہوتا تھا میں
اس سے بھی بڑھکر یہ اچھے تھے نصیب
یعنی حضرت جب کبھی آتے ادھر
میرا اب جانا نہیں آسان ہے
پھر خدا جلدی کرے وہ دن نصیب
احمدی احباب ہو تم پر سلام

لاکھوں انساں ہیں کھڑے اس شان میں
پاؤں کے نیچے ہے اک مرغی دبی
سب کے سب اک حکم کے ہیں منتظر
ذبح کر کے کر دیں قربانی ادا
وسعت میداں تھی اس سے بھی سوا
مرغ زیر پا تھا میرے بھی پڑا
جس سے حرکت میں وہ مجمع آ گیا
ہو رہی تھی ہر زباں تکبیر خواں
ذبح اپنا جانور سب نے کیا
اور گلے پر مرغ کے پھیری چھری
دب گیا تھا پا تلے میں مرغ اس قدر
خون کے قطرے ہوئے پھر بھی رواں
صبحدم بیدار یہ عاجز ہوا
اے خدا تعبیر اس کی کچھ بتا
ہیچ ہے اس میں نہ کوئی گھات ہے
تھی گھڑی اس مخلصانہ شان میں
تھا خلیفہ کی صدا کا انتظار
پیش سب نے کر دیا زاد قلیل
ہیں بڑی قربانیاں آگے ابھی
پر ہے کوئی کوئی مجھ سا نابکار
اس سبب سے اس میں تھوڑی جان ہے
اور جو احباب ہیں نزدیک و دور
تا خدا بخشے مجھے بھی اقتدار
تا نہ ٹھیرے زندگی میری فضول
ایک غم ہے دل کو میرے کھا رہا
اس لئے رہتا بہت رنجور ہوں
قادیاں جا جا کے دل دھوتا تھا میں
خود کنوئیں آتا تھا پیاسے کے قریب
لاتے تھے تشریف اس عاجز کے گھر
گو پھڑکتی رہتی میری جان ہے
قادیاں میں ہوں میں یا اس کے قریب
شادماں دائم رہے پیارا امام

(خاکسار مولابخش کلرک آف کورٹ سیشن کورٹ حصار)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

503

نوٹس

میسرز رام جی داس اینڈ کمپنی سیالکوٹ واسطہ لاہور کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ عام نیلام کے ذریعہ فاضل لکڑی کے مختلف الاقسام سلیپر اور سکریپ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ مندرجہ ذیل سٹیشنوں پر ماہ اپریل اور مئی ۱۹۲۵ء کے دوران میں دس بجے ان تاریخوں میں جو ہر ایک سٹیشن کے مقابل پر لکھی ہیں۔ نیلام کردیں۔

نام اسٹیشن	مختلف الاقسام سلیپر	سکریپ لکڑی	تاریخ
(۱) خاصہ	۲۱۰۰	..	۱۵ راپریل ۱۹۲۵ء
(۲) امرت سر	۱۹۵۴۰	۶۶۴	۱۶ راپریل ۱۹۲۵ء
(۳) بیاس	۴۲۳۸	۱۰۰۰	۱۷ راپریل ۱۹۲۵ء
(۴) ڈھلواں	۱۴۷۴۲	..	۱۷ راپریل ۱۹۲۵ء
(۵) کرتار پور	۸۰۴۸	۲۰۰	۱۸ راپریل ۱۹۲۵ء
(۶) جالندھر شہر	۴۸۸۰۸	۹۸۳	۲۰ و ۲۱ راپریل ۱۹۲۵ء
(۷) جالندھر چھاؤنی	۶۴۲۷	..	۲۲ راپریل ۱۹۲۵ء
(۸) پھلور	۱۵۷۰۰	۵۰۰۰	۲۳ راپریل ۱۹۲۵ء
(۹) لدھیانہ	۷۵۰۹	..	۲۴ راپریل ۱۹۲۵ء
(۱۰) راجپورہ	۲۷۳۴	..	۲۷ راپریل ۱۹۲۵ء
(۱۱) سہارنپور	۵۰۰۰	..	۲۸ راپریل ۱۹۲۵ء
(۱۲) سکور بستی	۶۰۲	۳۰۰۰	۲۹ راپریل ۱۹۲۵ء
(۱۳) گورداسپور	۳۲۰۰	..	یکم مئی ۱۹۲۵ء
(۱۴) دینا نگر	۹۰۰	..	۲ رمئی ۱۹۲۵ء
(۱۵) پٹھانکوٹ	۴۰۰۰	..	۴ رمئی ۱۹۲۵ء
(۱۶) گوجرانوالہ	۱۰۸۰۷	۵۸۰۰	۶ رمئی ۱۹۲۵ء
(۱۷) سیالکوٹ	۸۱۰	۳۳۴	۷ رمئی ۱۹۲۵ء
(۱۸) چونڈہ	۱۰۳	۳۹	۸ رمئی ۱۹۲۵ء
(۱۹) لائل پور	۷۸۱۵	۲۰۷۹	۱۱ رمئی ۱۹۲۵ء
(۲۰) سرگودہا	۹۰۵۶	۱۹۰۲	۱۳ رمئی ۱۹۲۵ء
(۲۱) فیروزپور چھاؤنی	۱۶	۹۱۰	۱۵ رمئی ۱۹۲۵ء
(۲۲) قصور	۲۹۰۰	۱۵۴۰	۱۶ رمئی ۱۹۲۵ء
(۲۳) رائے ونڈ	۹۴۱۳	۲۲۴۱۶	[illegible] رمئی ۱۹۲۵ء
(۲۴) کوٹ رادھا کشن	۶	۳۰۶	۱۹ رمئی ۱۹۲۵ء
(۲۵) وان رادھا رام	۱۰۰۰	..	۲۰ رمئی ۱۹۲۵ء
(۲۶) اوکاڑہ	۵۴۰۰	..	۲۱ رمئی ۱۹۲۵ء
(۲۷) خانیوال	۳۵۷۸	۲۱۶۹	۲۴ رمئی ۱۹۲۵ء
(۲۸) سکھر	۴۵۷۰	۲۳۳۱	۲۵ رمئی ۱۹۲۵ء

(۲۹) کیمبل پور	۱۳۵	۱۰۳۴	۹ مئی ۱۹۲۵ء

تفصیلات اور ہدایات نیلام کے وقت معلوم ہوجائینگی جہاں تک ممکن ہوگا۔ تاریخوں کی پابندی کی جاویگی۔ مگر مشتہر اپنے لئے اس بات کا حق رکھتاہے۔ کہ اگر ضرورت پڑے تو بولی دہندگان کی موجودگی میں صرف زبانی نوٹس دیکر پروگرام میں تبدیلی کردے ؛

دفتر کنٹرولرز سٹورز
مغلپورہ (لاہور)
۲۷ مارچ ۱۹۲۵ء

سی۔ ایف۔ لانگر
کنٹرولر این ڈبلیو آر ریلوے

اندھیرے گھر کا چراغ جب اٹھا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مرجاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہوگئی ہو۔ (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو (۶) جن کے بچے کمزور بدصورت پیدا ہوتے ہوں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گودھری گولیوں کا استعمال از حد ضروری ہے۔ قیمت فی تولہ عہ تین تولے کیلئے محصول ڈاک معاف ۶ تولہ تک خاص رعایت ؛

المشتہر

نظام جان عبد اللہ جان معین الصحت۔ قادیان

تحفہ عید

لونگی ریشمی مشہدی رنگ سیاہ ۶ گز قیمت للعہ
لونگی اصلی ریشمی مشہدی رنگ سیاہ و چینیا ۶ گز ۸ روپے
ساڑھی ریشمی پھولدار لعہ سادی لعہ
فیتان ریشمی سیعہ زنانہ ہے۔ گلوبند ریشمی عہ

پتہ:- مینیجر فضل ٹریڈنگ کمپنی شہر لودھیانہ پنجاب

اکسیر تسہیل ولادت

یہ ایک ایسی چیز ہے۔ کہ ایسے نازک وقت میں جب کہ کوئی عزیز سے عزیز بھی کام نہیں آسکتا یہی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے ولادت کی مشکل کی گھڑیاں نہایت آسان ہوجاتی ہیں۔ قیمت بالکل معمولی معہ محصولڈاک صرف دو روپے ؛

مہتمم شفاخانہ دواخانہ سلانوالی ضلع سرگودہا

غیر ممالک کی خبریں

لنڈن ۲۷ مارچ۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ رقمطراز ہے۔ کہ باغیان کردستان کو چاروں طرف سے محصور کرنے۔ اوران کو حوالگی پر مجبور کردینے کے لئے ترکی افواج نے پورے طور پر حملہ شروع کردیاہے ؛

قسطنطنیہ ۲۸ مارچ۔ باغیان کردستان نے موش ملزکوٹ اور ربون نیاک کے مقام پر قبضہ کرلیاہے ؛

لنڈن ۲۷ مارچ۔ توقع ہے۔ کہ ہوس آف لارڈز میں لارڈ کرزن کی جگہ لارڈ سالسبری لیڈر ہوجائینگے۔ اور اگر لارڈ بالفور۔ لارڈ پریوی سیل کی جگہ وزارت کو قبول نہیں کرینگے۔ تو غالباً لارڈ رابرٹ سیل اس عہدہ کو قبول کرلینگے

کردستان میں خوجہ گروہ (دینیانہ درجہ کے مولوی) کے لوگ بہت گرفتار ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ مذہب کے نام پر جمہوریت کے خلاف لوگوں کو مشتعل کرتے ہیں ؛

لنڈن ۲۹ مارچ۔ سوویٹ حکام نے مالکان اراضی کو بے دخل کرنا شروع کردیاہے۔ اب تک انہوں نے بوڑھوں۔ بچوں اور عورتوں کو بے دخل کیاہے۔ ان میں سے اکثر کو از حد مصیبت کا سامنا کرنا ہوگا۔ کیونکہ ان کا عمر کا تقاضا ہونا ان کے لئے اتنی وجہ معاش سے بھی مانع ہے۔ جو بالشویکوں کے قانون کے مطابق بطور قدر یہ تمام شہریوں کو مل سکتی ہے۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ مانچسٹر گارڈین کے نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ کا بیان ہے۔ کہ خفیہ بحث وتمحیص کے بعد حکومت نے ایک مسودہ پیش کرنے کا فیصلہ کیاہے۔ جس کے رو سے حکومت کو بغاوت کردستان کے فرو ہوجانے کے بعد وہاں کے انتظام کی تجدید کا اختیار حاصل ہوگا۔ شیوخ کی طاقت اور اثر کو توڑنے کی تدابیر اختیار کی جائینگی۔ قبائل کی جمعیتوں کو منتشر کردیا جائے گا۔ اور پرانے نظام سرداری (فیوڈل) کا خاتمہ کردیا جائے گا۔ اور اس کی جگہ ایک مرکزی قومی نظام قائم کیا جائے گا۔ جو ترکی کے زیر اقتدار ہوگا باغی شیوخ کی ایک فہرست طیار کی جاچکی ہے۔ جو غالباً گولی سے اڑادیئے جائینگے ؛

لنڈن ۳۰ مارچ امید کی جاتی ہے کہ موسیو ٹراٹسکی اب پھر سوویٹ حلقہ میں واپس آجائیں گے۔ ٹائمز کے نامہ نگار مقیم ریگا کا بیان ہے۔ کہ اگرچہ موسیو ٹراٹسکی ہنوز قفقاز میں نظر بند ہیں۔ لیکن ماسکو کی خاص اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ کابینہ سوویٹ کے باہمی تعلقات درست ہوچکے ہیں۔ بیان کیا گیاہے کہ انہیں مشروط طور پر ماسکو واپس آنے کی اجازت دیدی جائے۔ تاکہ وہ سوویٹ کے آئندہ جلسوں میں شریک ہوسکیں۔ اخبارات نے جو ان سے مقاطعہ کر رکھا تھا۔ وہ بھی ختم ہوگیا ہے ؛

ترکی جدید وزارت حسب ذیل اراکین پر مشتمل ہے۔ وزیر اعظم عصمت پاشا۔ وزیر خارجیہ توفیق رشدی پاشا۔ وزیر معارف عبد اللہ خوبی بک۔ وزیر محکمہ زراعت صبری بک۔ وزیر محکمہ امور نافعہ عامہ سیرت بک۔ وزیر جنگ رجب بک۔ وزیر محکمہ حفظان صحت رفیق بک۔ وزیر مالیات حسن بک۔ وزیر داخلیہ جمیل بک۔ وزیر محکمہ تجارت علی جنانی بک۔ وزیر عدلیہ محمود اسعد بک۔ وزیر محکمہ بحری احسان بک ؛

برلن ۲۹ مارچ۔ جرمنی میں انتخاب صدر کے لئے ووٹ ہوئے۔ سر جارجز کو ایک کروڑ دس لاکھ۔ ہر بران کو ۸۰ لاکھ۔ ڈاکٹر مارکس کو ۴۵ لاکھ۔ جنرل لوڈنڈارف کو ۲½ لاکھ ووٹ ملے۔ اور جرمن قیصر کو ایک گاؤں سے ۴ ووٹ ملے

ریگا ۳۰ مارچ خوراک کی کمی کی وجہ سے لینن گراڈ میں فساد جاری ہیں۔ بیکار لوگوں نے بہت سے ہوٹل تباہ کردیئے مقام فساد پر فوج بھیجی گئی۔ گرفتاریاں عمل میں آئیں ؛

لنڈن ۳۰ مارچ۔ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ میڈرڈ رقمطراز ہے۔ کہ مراکش میں ہسپانیہ نے جدید حرکت شروع کردی ہے۔ ہسپانیہ نے القصر اور سیفور کو دوبارہ فتح کرلیاہے۔ یہ اس امر کا پیش خیمہ ہے۔ کہ مراکش میں پھر جنگ ہوگئی ہے ؛

سابق سلطان ترکی وحید الدین جو اس وقت سان ریمو میں مقیم ہیں۔ ان کے متعلق فرانسیسی اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ وہ بغاوت کردستان کی خبر سنکر بہت خوش ہوئے۔ اور باغیوں کی کامیابی کے خواہاں ہیں ؛

ایک ترکی جہاز جس میں ایک کروڑ پونڈ خزانہ تھا۔ قریباً ایک سو سال گذرے۔ کہ خلیج نادریو دیونان میں غرق ہوگیا تھا۔ اس کا ایک انگریزی کمپنی سراغ لگا رہی ہے۔ تاکہ بذریعہ غوطہ زنی و دیگر اسباب وہ تمام خزانہ پانی سے باہر نکال لیا جاوے ؛

واشنگٹن ۲۸ مارچ۔ پانامہ کی اصلی آبادی نے بغاوت کردی ہے۔ پولیس کے متعدد حکام قتل کردیئے گئے ہیں اور کئی دیہات جلادیئے گئے ہیں۔ باغیوں کی تعداد قریباً تیس ہزار ہے

لنڈن ۲ اپریل۔ لنڈن کے اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی تھی۔ کہ ترکی حکومت نے کہاہے۔ کہ اگر برطانیہ موصل ترکوں کے حوالے کردے۔ تو ترکی حکومت برطانیہ کو موصل میں اقتصادی رعایات مرحمت کریگی۔ اس اطلاع پر رائے زنی کرتاہوا مانچسٹر گارڈین رقمطراز ہے۔ کہ رعایات کا وعدہ گذشتہ چند ہفتوں کے واقعات کی تجدید سے اور کچھ مفہوم نہیں رکھتاہے۔ برطانیہ کے دفتر خارجہ نے ترکی سفیر متعینہ لنڈن کو بتلادیا تھا۔ کہ موصل برطانیہ کا نہیں ہے۔ بلکہ حکومت عراق کا